149

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ روپے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ روپے

نمبر ۳۰	مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں:۔

۵ ستمبر بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں نے ذکر حبیبؑ پر تقریر کی:۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ بصارت بہت کم ہو گئی ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی بعض اوقات ضعف بہت بڑھ جاتا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

افسوس! رسالدار کرم داد خاں صاحب پنشنر کی لڑکی عزیزہ بیگم صاحبہ چند دن بعارضہ قولنج بیمار رہ کر ۶ ستمبر وفات پا گئیں۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ کی ضرورت

(فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء)

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے۔ اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے"۔

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

شملہ

۱۵ جولائی میں جماعت شملہ کے انصار اللہ نے ۴ دفعہ عام اجلاس کئے۔ ۷۶ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ تعلیم یافتہ لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ رسالہ ریویو انگریزی اور اردو کے ۳۲ خریدار بنائے گئے۔ ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ بابو فضل محمد خاں صاحب سکرٹری تبلیغ شملہ اخلاص سے کام میں مصروف ہیں۔

مزنگ

۱۳ جولائی کو جماعت احمدیہ مزنگ کا ایک جلسہ کوچہ گوجراں میں ہوا۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے محمدی بیگم کی پیشگوئی کی بہت عمدہ وضاحت کی۔ ان کے بعد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب نے تردید دلائل حیات مسیح پر ایک مفصل مضمون بیان کیا۔ اور قرآن مجید سے حیات مسیح کی زبردست تردید کی۔

جماعت احمدیہ مزنگ کا دوسرا جلسہ ۲۷ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں شیخ بشیر احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ پھر شیخ صاحب موصوف نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر احادیث میں کے موضوع پر مبسوط تقریر کی۔ اور بتلایا کہ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۸ میں علامہ عینی نے کسر صلیب سے مراد ابطال نصرانیت لیا ہے۔

شہر سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کے چار اجلاس ۸-۱۲-۱۷ جولائی۔ اور ۵ اگست کو احمدیہ مسجد میں منعقد ہوئے۔ بہت سے مقامی دوستوں نے وفات مسیح ناصری، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ختم نبوت کی حقیقت، احسانات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی تعلیم کی خوبیاں اور آپ کی پاکیزہ زندگی وغیرہ مضامین پر تقریریں کیں۔ ایک معزز غیر احمدی خاتون کو سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے احمدیت کے متعلق تقریر کی۔ دو جرمن سیاحوں۔ اور تین معزز غیر احمدی اصحاب کو ٹی۔ پارٹی دے کر تبلیغ کی گئی۔ اور چند ایک کتب مطالعہ کے لئے پیش کی گئیں۔

۲۸ اگست کو شہر میں چار مختلف مقامات پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں ہوئیں۔ حاجی پورہ اور بازار چونہ میں مولوی نذیر احمد صاحب نے۔ اڈا پسروریاں میں بابو عبدالغنی صاحب نے۔ اڈا شاہباز خان میں حکیم اللہ دتا صاحب نے تقریریں کیں۔

ضلع گجرات

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام، صداقت مسیح موعودؑ۔ تعلیم و تربیت جماعت اور ختم نبوت پر مختلف مقامات میں تقریریں کیں۔ اور ۲۸ اصحاب کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ تین اشخاص جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

نور محل (جالندھر)

۲۱ اگست کو موضع نور محل میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے "مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ مولوی صاحب کا مضمون قرآن مجید کی آیات پر مبنی تھا۔ اسی روز عشاء کے بعد مولوی صاحب نے دوسری تقریر صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کی جس میں بتلایا۔ کہ مسلمانوں کی حقیقی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے وابستہ ہے۔

انبالہ شہر

۱۲ اگست کو انجمن احمدیہ انبالہ کے انصار اللہ کا ایک جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد ماسٹر برکت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زبردست تقریر کی۔ اور قرآن مجید کی متعدد آیات اپنی تائید میں پیش کیں۔ ان کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انی معین من اراد اعانتک۔ انی مھین من اراد اھانتک کے سلسلہ میں ایک مقامی واقعہ پر روشنی ڈالی۔ اور شیخ احمد دین صاحب نے قرآنی آیات اور انبیاء سابقین کے واقعات سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت بھی آپ کی صداقت پر دال ہے۔
دو نئے انصار اللہ بنائے گئے۔ اور احمدیہ کور قائم کی گئی۔

چھاؤنی فیروزپور

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے عرصہ زیر رپورٹ میں زیرہ۔ ملسیاں۔ فیروزپور شہر۔ فیروزپور چھاؤنی وغیرہ مقامات میں خاص طور پر تبلیغ کی۔ اور صداقت مسیح موعودؑ۔ وفات مسیح ناصری۔ الہام و صداقت سلسلہ احمدیہ۔ نبوت بعد آنحضرت صلعم وغیرہ مضامین پر لیکچر دیئے۔ نیز زیرہ۔ ملسیاں میں درس جاری کیا گیا۔

کنڈر (پاڑا دکنگ)

مولوی محمد حنیف صاحب نے وہاں پر ہفتہ واری ۲۵ تقریریں کیں۔ ۴۰ مجلسوں میں بیٹھ کر تبلیغ کی۔ وہاں پر ایک لائبریری بھی قائم کی۔ جس میں سے ۷۰ کتابیں سلسلہ کی تعلیم یافتہ لوگوں کو پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ موضع چادہ گھلاٹ، ساٹینٹو۔ جگت پور۔ مارچہ گاہی کا خاص طور پر دورہ کیا گیا۔ مبلغ موصوف نے وہاں ایک مدرسہ جاری کیا ہے۔ جس میں ۹ لڑکے اور لڑکیاں غیر احمدیوں کے اور ۵ لڑکے اور لڑکیاں احمدیوں کے پڑھتے ہیں۔ انفرادی طور پر بہت سے بڑے بڑے لوگوں کو قرآن مجید اور اردو وغیرہ کے سبق دیئے جاتے ہیں۔

ڈسکہ

ایک ماہ میں تین دفعہ انصار اللہ کا اجلاس ہوا۔ انصار اللہ نے موضع کڑکی میں خاص طور پر تبلیغ کی۔ وقف کردہ ایام میں چار اشخاص نے پیغام حق پہنچایا۔ الفضل۔ انبیاء کی آسمانی بادشاہت ندائے ایمان لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔

تلونڈی موسیخاں

تلونڈی موسے خاں ضلع گوجرانوالہ میں ڈاکٹر محمد احسان صاحب آنریری مبلغ محنت سے تبلیغ کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک ماہ سے موضع مذکور میں ہیں۔ اور آج تک چھ لیکچر دے چکے ہیں جن میں سے ایک پبلک لیکچر۔ دو سکول میں اور باقی تین مختلف مقامات پر دیئے گئے۔ ایک مناظرہ صوفی محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ جات سے تین گھنٹہ تک مسئلہ احمدیہ کے متعلق ہوا۔

پنڈی چری

پنڈی چری کے انصار اللہ بہت شوق سے کام کرتے ہیں۔ ایک اہل حدیث کو کتاب خطبہ الہامیہ مطالعہ کے لئے دی گئی۔ رسیدوالہ کے انصار اللہ نے ایک عمدہ تبلیغی دورہ کیا۔ اور انفرادی طور پر بھی کامیاب تبلیغ کی جاتی ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ

چھپن ملزم بری ہو گئے۔

صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمت میں مندرجہ ذیل تار میرپور سے موصول ہوا ہے:-

ہم ممنون ہیں۔ کہ چوہدری یوسف خان صاحب پلیڈر کی محنت اور کوشش سے مقدمہ سرکار بنام شہاب الدین وغیرہ جس میں ۴۷ ملزم ڈاکہ کے الزام میں ماخوذ تھے۔ اور اسی طرح مقدمہ سرکار بنام فقیر محمد وغیرہ جس میں نو ملزم ماخوذ تھے۔ خارج کر دیئے گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر ہماری طرف سے دلی شکریہ قبول فرمائیں۔

شمس کاشمیری برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان

چندہ کشمیر کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

"جہاں جہاں بھی کوئی احمدی ہے۔ خواہ جماعت کی صورت میں خواہ اکیلا۔ میں پھر اسے متوجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عظیم الشان کام (کشمیر کے چندے سے مراد ہے) سے غفلت نہ کرے۔ یہ ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے اور جو اس وقت غفلت کرتا ہے۔ وہ اپنی عمر کا بہترین موقعہ ضائع کرتا ہے۔ ان کے لئے چندہ جمع کرو"

حضور کا تازہ ارشاد متعلق چندہ کشمیر بھی بھیجا گیا ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک جماعت کے کارکن اور دوسرے احباب چندہ کشمیر فنڈ ایک پائی فی روپیہ

150

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

مسلمانوں اور سکھوں کا اتحاد

سکھوں کا فائدہ ہندوؤں کا آلہ کار بننے میں نہیں مسلمانوں کے ساتھ متحد ہونے میں ہے

ہندوؤں کا جھکاؤ سکھوں کو

ہندوؤں نے جنکی عام طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ دوسروں کو اپنا آلہ کار بنا کر اپنے مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ اور ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنے نفع و نقصان کے دیکھنے کے ناقابل بنا دیں۔ جب یہ دیکھا۔ کہ ہندوستان کے کئی ایک صوبوں میں اکثریت رکھتے ہوئے وہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرانے کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ تو انہوں نے سکھوں کو جن کی ساری کائنات پنجاب اور پنجاب کے بھی صرف مشرقی حصہ تک محدود ہے۔ یہ سکھا کر شورش پیدا کرنے کے لئے کھڑا کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ کہ پنجاب میں مسلمان اگر ہندوؤں کو تو رہنے دیں گے۔ تو وہ ان صوبوں میں چلے جائیں گے۔ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ لیکن سکھ ایسی حالت میں کیا کریں گے۔ ان کے لئے تو اور کہیں سر چھپانے کی بھی جگہ نہیں۔ پھر کیوں نہ وہ پنجاب میں اتنی نیابت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کہ مسلمان اکثریت کی بجائے اقلیت میں رہ جائیں۔ اس کے ساتھ ہی ہندوؤں نے یہ بھی جھکیہ دیا۔ کہ ہندو ہر رنگ میں سکھوں کی مدد کرنے اور ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں :۔

ہندو اخبارات میں سکھوں کی تعریف

جب ہندوؤں نے دیکھا۔ کہ ان کا یہ داؤ چل گیا ہے۔ اور سکھوں سے حکومت اور مسلمانوں کے خلاف جو کچھ وہ کرانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے سکھوں نے آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ تو ہندو اخبارات نے ایک طرف تو سکھوں کی تعریف و توصیف کے پل باندھ کر انہیں آگے دھکیلنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی کمزوری اور بے کسی کا ذکر کر کے انہیں پیچھے کی طرف کھینچنے لگے۔ تا کہ جو کچھ گزرے۔ سکھوں ہی کے ساتھ گزرے اور ہندو تماشہ دیکھتے رہیں۔ اخبار "پرتاپ" کی حسب ذیل رنگ کی تحریریں اسی مقصد کو لے کر شائع ہونے لگیں۔ کہ "کانگرس تو پولیٹکل طور پر اس فیصلہ (فرقہ وار نیابت کے متعلق) کو تسلیم نہ کرے گی۔ ہندو اور سکھ فرقہ وارانہ حیثیت میں۔ ہندو سے تو مجھے کچھ امیدیں نہیں ہاں خالصہ سے ہے!"

اس کے ساتھ ہی سکھوں کو مخاطب کر کے لکھا:۔

"آپ کے شکوک درست نکلے۔ مسلمانوں کا کمیونل (فرقہ وار) راج قائم ہو جائے گا۔ آپ کے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بے انصافی ہوئی ہے۔ مجھے آپ سے اس بے انصافی میں دلی ہمدردی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آپ نے جو حلف لیا ہوا ہے (کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت نہ رہنے دیں گے) آپ اس پر قائم رہیں گے۔ اس فیصلہ کے خلاف آپ کی طرف سے زوردار پروٹسٹ ہو گا۔ اتنا زبردست کہ گورنمنٹ کو مجبور ہو کر اپنا فیصلہ بدلنا پڑے ...... آپ کی روایات بہت شاندار ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان پر قائم رہیں گے"۔

اسی طرح "ملاپ" نے سکھوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا:۔

"پنجاب میں ایک زبردست تحریک جاری ہونی چاہیئے۔ جو کسی قسم کے فرقہ وارانہ نظام حکومت کو پنجاب میں رائج نہ ہونے دے اور حکومت کے لئے بھی اور مسلمانوں کے لئے بھی یہ ناممکن ہو جائے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ نظام حکومت کو جاری کر سکیں"۔

سکھوں کا عاقبت نا اندیش طبقہ

اس قسم کی تحریروں سے انتہائی کوشش کی گئی۔ کہ سکھوں کی آنکھوں پر اپنی جبلی ہوشیاری اور چالاکی سے ہندو ایک ایسی تنگ جو پٹی باندھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اسے خوب زور کے ساتھ کس دیا جائے۔ تا کہ سکھ اندھا دھند اندھے کوئیں میں کود سکیں۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ سکھوں کا ایک جوشیلا اور عاقبت نا اندیش طبقہ اس کے لئے بالکل تیار ہو گیا۔ جس نے کہہ دیا۔ کہ سکھ پنجاب کا انتظام اس وقت تک ناممکن بنا دیں گے۔ جب تک مسلمانوں کو اقلیت میں تبدیل نہ کر دیا جائے۔ یہی نہیں۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا گیا۔ کہ سکھ اپنی بات منوائے بغیر پنجاب میں امن نہیں قائم ہونے دیں گے۔ اس قسم کے دعاوی کے علاوہ ہر رنگ میں دھمکیاں بھی دی گئیں۔ اور بہت وسیع شورش پھیلانے کی تیاریاں بھی شروع کر دی گئیں :۔

سکھوں کا دور اندیش طبقہ

یہ سیلاب اس زور شور سے اٹھا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ تمام کے تمام سکھوں کو بہا کر لے جائے گا۔ لیکن اب ایک طرف تو ایسے دور اندیش اور معاملہ فہم سکھ نمودار ہو رہے ہیں۔ جو بد امنی اور شورش انگیزی کو سکھوں کے لئے سخت نقصان دہ قرار دے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں اور سکھوں کے اتحاد پر زور دے رہے ہیں۔ اور یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ سکھوں کے مفادوں کی حفاظت مسلمانوں کے ساتھ متحد ہونے میں ہے۔ نہ کہ ان کی مخالفت کرنے میں۔

سکھ لیڈروں کا اعلان

چنانچہ شملہ سے اٹھارہ سکھ لیڈروں نے حال میں اپنی قوم کے نام جو پیغام شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"ہماری دلی تمنا ہے۔ کہ ایسے اقدام سے جس سے باہمی نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہو قطعی احتراز کیا جائے۔ اس سے باہمی تصفیہ کی توقع ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ہماری رائے یہ بھی ہے۔ کہ اس اقدام میں عہدوں یا کونسل سے استعفیٰ وغیرہ دینے سے پرہیز کیا جائے۔ واضح رہے۔ کہ جہاں اقلیت ایسی طاقتور ہو جیسی کہ پنجاب میں ہے۔ وہاں اس وقت تک کوئی دستور اساسی قابل عمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی بنیاد باہمی تعاون پر نہ رکھی جائے ہر شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس صوبہ میں ہم ایک نہایت نازک وقت سے گزر رہے ہیں۔ اگر یہ مسئلہ محبت اور دوستی سے طے پا گیا۔ تو ہمارے لئے ترقی کی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اگر اس کو نظر انداز کیا گیا۔ تو پھر ملک کو گوناگوں مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا"۔

پنجاب میں فرقہ دار حکومت کا قیام محال ہے

اس پیغام میں جہاں سکھ راہنماؤں نے سکھوں سے یہ کہا ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جس سے مسلمانوں اور سکھوں میں نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہو اور سرکاری عہدوں نیز کونسل کی ممبری سے علیحدہ ہونے سے منع کیا ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ پنجاب کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں فرقہ وار راج اور مسلم راج قائم ہو جائے گا۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ جو سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑنے کے لئے دیا جا رہا ہے اور جس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں میں کشمکش پیدا ہو جائے۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ پنجاب میں جہاں اقلیت ایسی طاقتور ہے۔ اکثریت یعنی مسلمان فرقہ وار حکومت قائم کر سکیں۔ کیا یہ کہ ا

مسلم راج نام دیا جاسکے ؛

یہ نہایت سوچنے کی بات ہے۔ اور اگر سکھ اس پر ایک لمحہ کے لیے بھی غور کریں۔ تو ان سب پر ہندوؤں کی دھوکہ دہی بالکل واضح ہو جائے جس میں انہوں نے کیونکر سکھوں کو مبتلا کرنے کی کوشش کر رکھی ہے۔ کہ پنجاب میں مسلم راج قائم ہو جائے گا ؛

اس اعلان سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ سرکردہ سکھ ہر قسم کی منافرت انگیز کارروائی سے مجتنب رہ کر مسلمانوں کے ساتھ مصالحانہ اور دوستانہ تعلقات کا قیام ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حکومت سے بگاڑ بھی مضر خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے سرکاری عہدوں اور کونسلوں سے علیحدگی کی تجویز کو ناپسند اور ناقابل عمل قرار دے رہے ہیں ؛

کپتان کرتار سنگھ کا اعلان

پھر ایسے بھی سرکردہ سکھ ہیں۔ جو سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کی اہمیت کو اور زیادہ محسوس کر رہے۔ اور انہیں خوشگوار اور استوار بنانے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ کپتان کرتار سنگھ صاحب نے جو سیالکوٹ کے ایک مشہور سکھ لیڈر ہیں۔ ایک بیان میں کہا۔

"میں نہیں سمجھتا مسلمانوں اور سکھوں کی آپس میں لڑنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ دونوں زرعی آبادی ہیں اور دیہاتوں میں بستے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ان کے مفاد وابستہ ہیں۔ سکھ مسلمانوں کی اکثریت پر کبھی معترض نہیں ہونگے۔ بشرطیکہ سرکاری ملازمتوں میں سکھ نیابت اور جھٹکے کے معاملہ میں دخل اندازی نہ کریں ؛

ہمارے نزدیک سردار صاحب نے مسلمانوں اور سکھوں کے متعلق یہ نہایت مفید بات کہی ہے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کہ شور و شر فتنہ و فساد۔ بدامنی اور قانون شکنی کے ذریعہ وزیر اعظم کے اعلان کو بدلا جاسکے۔ یا مسلمان اس طرح مرعوب ہوسکیں۔ پھر حالات سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے۔ کہ یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ تمام کے تمام سکھ اپنے قومی مقاصد کو نظر انداز کر کے ہندوؤں کے دھوکہ میں آجائیں اور جس طرح ہندو حکومت اور مسلمانوں کے خلاف انہیں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں چون و چرا نہ کریں۔ سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں اثر رکھنے والے موجود ہیں۔ جو شورش میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں گے۔ اور نہ مسلمانوں سے تعلقات بگاڑنا پسند کریں گے۔ پھر یہ بھی بالکل واضح امر ہے۔ کہ شورش کو کلیۃً دبانے کے لئے حکومت پوری طرح تیار ہے۔ اور اس بات کا احساس آج ان لوگوں کو بھی بخوبی ہو چکا ہے۔ جو کل تک شورش انگیزی میں پیش پیش تھے۔ چنانچہ سکھوں کی جنگی کونسل کے ممبر گیانی شیر سنگھ کا جو بیان ۳ ستمبر کے "ملاپ" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا:-

"موجودہ حالات میں کھلی بغاوت نہایت خطرناک ہے۔ اس سکھ قوم اور ملک کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ اس کے بعد دوسرا قدم جو سکھ اٹھاتے۔ وُہ یہ تھا۔ کہ سول نافرمانی جاری کی جاتی۔ لیکن اس کے لیے بھی آج موقعہ نہیں ہے ؛

عقل و دانش کا تقاضا

ان حالات میں کیا عقل و دانش کا تقاضا یہ نہیں ہے۔ کہ سکھ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر سکھ اس طرف متوجہ ہوں۔ تو ملازمتوں میں پوری نیابت اور جھٹکہ میں آزادی کا کیا ذکر ہے۔ مسلمان ان کے ساتھ نہایت فراخ دلانہ اور دوستانہ سلوک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وُہ ان کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ ہر ممکن طریق سے انہیں امداد دیں گے۔ اور ہر رنگ میں ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ لیکن شرط یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کی خواہ مخواہ مخالفت کرنے کی بجائے ان سے مصالحانہ بلکہ مؤیدانہ تعلقات پیدا کریں۔ نہ ہندوؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر مسلمانوں کو کوئی نقصان پہونچا سکیں۔ یا نہ پہونچا سکیں۔ اپنے آپ کو ضرور نقصان پہونچا لیں گے ؛

امید ہے۔ کہ دُور اندیش سرکردہ سکھ اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔ اور سکھوں و مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار بنانے اور ان میں اتحاد پیدا کرنے میں ہر ممکن سعی کریں گے ؛

مسلمانوں کے اتحاد کا اثر

اگرچہ بعض تنگ دل متعصب اور خود غرض لوگوں کی فتنہ انگیزیوں سے اس تحریک کو کہ تمام مسلمانوں کو مشترکہ اغراض و مقاصد کے لیے فرقہ وارانہ اختلافات کو نظر انداز کر کے متحد ہو جانا چاہیئے۔ اس قدر کامیابی نہیں ہوئی۔ جس قدر کہ ہونی چاہیے تھی۔ تاہم اس وقت تک اس بارے میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ "پرتاپ" (۲ ستمبر) کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو اس نے مسلمان کے طاقتور اور ہندو کے کمزور ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ اور جو یہ ہیں :-

"مسلمانوں میں کتنے بھی فرقے اور کتنی بھی جماعتیں کیوں نہ ہوں وُہ آپس میں کتنا بھی کیوں نہ لڑیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ ان سب کی ایک ہی آواز نکلے گی۔ کسی مشترکہ دشمن کے خلاف کھڑے ہونے کی ضرورت ہوگی۔ تو سب مل جائیں گے۔ مجھے مسلمانوں کی طاقت کی ایک اور وجہ بھی نظر آتی ہے۔ وُہ یہ کہ آل انڈیا مسلم ایک ہستی ہے۔ لیکن آل انڈیا ہندو کی کوئی ہستی نہیں۔ پنجاب کے مسلمان کو اگر کوئی شکایت ہو۔ تو سرحد۔ مدراس کا مسلمان اس کی حمایت کو تیار ہو جائے گا۔ لیکن یو۔پی کے ہندو کو پنجاب کے ہندو سے کوئی ہمدردی نہیں۔ مدراس کے ہندو کی تو کتھا ہی کیا ہے۔ ہر ایک صوبہ کے ہندوؤں کی علیحدہ علیحدہ ڈفلی اور علیحدہ علیحدہ راگ ہے ؛"

مسلمان غور کریں۔ ایسی حالت میں جبکہ ان کے اتحاد میں بعض لوگوں کی رخنہ اندازی اور فتنہ انگیزی کے باوجود اتنی قوت پائی جاتی ہے۔ تو جب پورے طور پر متحد ہو جائیں۔ اور ہر مشترکہ معاملہ میں فرقہ وارانہ اختلاف کو نظر انداز کر کے ایک ہی آواز اٹھائیں۔ اس وقت انہیں کس قدر قوت حاصل ہو جائے گی ؛

خلع اور طلاق کے متعلق مسودہ قانون

مسلمانوں نے شریعت اسلام کے احکام کو نظر انداز کر کے عورتوں پر ایک بہت بڑا جرم یہ روا قرار دے رکھا ہے۔ کہ ناموافق حالات اور ناقابل برداشت مصائب کا نشانہ بننے کی صورت میں انہیں خلع یعنی خاوند سے علیحدگی کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس کے نہایت ہی خطرناک بلکہ شرمناک نتائج آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ انہی دنوں لاہور میں ایک مسلمان عورت کے عیسائی ہو جانے۔ اور جالندھر میں ایک نہایت معزز مسلمان کی لڑکی کے ہندو ہو جانے پر مقدمے دائر ہیں۔ جن کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ ان عورتوں نے اپنے خاوندوں سے مخلصی کی کوئی اور صورت نہ پا کر مذہب تبدیل کر لیا۔ تاکہ وُہ علماء جنہوں نے مسلمان عورتوں کو خلع کے حق سے محروم کر کے تبدیل مذہب کر لینے پر فسخ نکاح کا فتویٰ دے رکھا ہے۔ ان کے فتوے کے رُو سے وُہ علیحدگی حاصل کر سکیں ؛

اس قسم کے واقعات بکثرت پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان اس خرابی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ جو ایسے حالات پیدا کر دینے کی موجب ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ حاجی وجیہ الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی میں ایک ایسے مسودۂ قانون کے پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کے رُو سے نکاح کی تنسیخ۔ خلع۔ طلاق وغیرہ شرعی مقدمات کو مستند قاضیوں۔ اور مسلمان ججوں ہی کی عدالتوں سے فیصل کرایا جاسکے۔

اس قسم کے قانون کی ضرورت سے تو کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ اس بات کا لحاظ ضرور رکھ لینا چاہیئے۔ کہ متعصب اور کوتہ اندیش قاضی اسے اسلامی فرقوں میں جھگڑے فساد پیدا کرنے کا موجب نہ بنالیں ؛

خطرہ کا الارم

ہندو اخبارات میں ریاست جموں کے بعض علاقوں کے متعلق اب پھر "سنسنی خیز" خبریں شائع کی جا رہی ہیں۔ اور ظاہر کیا جارہا ہے۔ کہ "شورش کے آثار پھر نمودار ہو گئے" اور "مسلمان پھر شرارت اور فساد پر آمادہ ہیں" سابقہ واقعات کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ مسلمانوں کے لئے خطرہ کا الارم ہے۔ اور ہندو کسی نئی سازش کے ماتحت مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ ریاستی حکومت کو حزم و احتیاط کے ساتھ اس بارے میں قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کے ساتھ جو وعدے کر چکی ہے۔ انہیں جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔ مایوسی اور ناامیدی بھی خطرناک حالات پیدا کر دیتی ہے ؛

اسلام پر اعتراضات کے جواب

معجزۂ شق القمر کی صداقت

کے

عقلی و تاریخی ثبوت

مخالفین کے اعتراضات اور مسلمان

فی زمانہ اسلام پر مخالفین کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ نئی نئی تحقیقاتوں اور علمی انکشافات کے باعث ان میں ایک گونہ علمی رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ اور مخالف بعض باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ بظاہر وزندار اعتراض نظر آنے لگتا ہے۔ دوسری طرف عام مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ چونکہ وہ اسلام کی حقیقت سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ایک معمولی سے معمولی اعتراض کو سنکر بھی گھبرا جاتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے۔ کہ قرآن پاک کے حقیقی علم و عرفان سے ان کی کشت ایمان بالکل ناآشنا ہو چکی ہے ؛

دوست نما دشمن

ایک طبقہ تو ان میں ایسے لوگوں کا ہے۔ جنہوں نے محض اپنے خیالی ڈھکوسلوں اور نہایت کوتہ فہم اور تنگ نظر ملانوں کی دماغی اختراعات کو اسلام کی صحیح تصویر سمجھ رکھا ہے۔ ایسے لوگ اسلام کی نہایت ہی آسان لیسیر الفہم اور معقول باتوں کو ایسے بے ہودہ اور لچر طریق پر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ ان کا سننا عقل سلیم پر سخت ناگوار گزرتا ہے۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی اس کی معقولیت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ اور ان کا پیشکردہ اسلام کسی معقول آدمی کو اپیل نہیں کر سکتا۔ گویا ان لوگوں کی جاہلانہ عقیدت اسلام کی بدنامی کا موجب اور اسکی اشاعت میں روک ہو رہی ہے

فریب خوردہ طبقہ

دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے۔ جو یورپ کی علمی تحقیقاتوں میں سے ایک آدھ کے متعلق کچھ معلومات حاصل کر لینے یا دنیائے سائنس کی بعض کارفرمائیوں کی داستانیں سنکر اپنے آپ کو کامل اور ہمہ دان یقین کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اسی ہمہ دانی کے زعم میں وہ اسلام کی معقول سے معقول اور اچھی سے اچھی باتوں کو خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل و فہم کہہ کر ٹھکرا دینا ہی اپنی عالمانہ شان کا تقاضا سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک تمام باتیں پرانے زمانے کی جہالت کا کرشمہ ہیں۔ مخالفین کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں رایسے مسلمان بھی انہیں صحیح سمجھتے ہیں۔ اور ایک تو اپنی کم فہمی کے باعث اور دوسرے دشمنوں کے پروپیگنڈا کے زیر اثر ایسے لوگوں کے دلوں سے اسلام کی حقیقی عظمت مفقود ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر مسلمان ہی نظر آئیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ زمرۂ مخالفین میں ہی شمار ہوتے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود کی بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دنیا میں مبعوث کئے جانے کی ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ جہاں مخالفین کے حملوں سے اسلام کو بچائیں وہاں مسلمانوں کے عقائد کی بھی اصلاح کریں۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر انہیں چلائیں۔ آپ کو اس مقصد میں جس قدر کامیابی ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ وہ دنیا جانتی ہے۔

شق القمر پر اعتراض

بظاہر علمی رنگ آمیزی کے ساتھ فی زمانہ اسلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک معجزہ شق القمر پر کیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں آتا ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے گھڑی قریب آگئی۔ اور چاند شق ہو گیا اس کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک معجزہ تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ کہ آپ کے اشارہ سے چاند پھٹ گیا۔ لیکن مخالفین خصوصاً آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ امر قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اور اگر اجرام فلکی میں سے کسی کی نقل و حرکت میں ذرا بھی فرق آجائے۔ تو نظام عالم تہ و بالا ہو جائے۔

اعتراض کی اہمیّت

چونکہ اس قسم کے اعتراضات نے بہت سے کم علم مسلمانوں کو بھی ورطۂ شکوک و شبہات میں ڈال رکھا ہے۔ اور وہ بھی ایسی ہی باتوں پر یقین کئے بیٹھے ہیں۔ اس لئے اگرچہ اسلام اپنی صداقت کے اظہار کے لئے اس امر کا محتاج نہیں۔ کہ ضرور اس معجزہ کو تسلیم کیا جائے تاہم مخالفین کے اعتراض کو دور کرنے اور غلط فہمی میں مبتلا مسلمانوں کو راہ راست دکھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عطا کردہ روشنی میں اس مسئلہ پر اختصار کے ساتھ بحث کی جاتی ہے ؛

من گھڑت خیال

اس میں شک نہیں۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان جس رنگ میں معجزۂ شق القمر کو پیش کرتے ہیں۔ وہ اصلیت سے بعید ہے۔ اور خلاف عقل و دانش بھی۔ لیکن اسکی ذمہ داری اسلام پر عائد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ان لوگوں پر ہے۔ جو محض نفسانی قیاسات کی پیروی کرتے ہوئے جو کچھ جی میں آئے کہتے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ قرآن شریف سے انشقاق قمر ہونا ثابت ہے مگر ایسا ہونا کسی اعتراض کا مورد نہیں ہو سکتا۔ اگر اس واقعہ کو اس کے اصلی رنگ میں بھی مان لیا جائے۔ اور تاویلات سے کام نہ لیا جائے۔ تو بھی اس میں قانون قدرت کے خلاف کوئی بات نہیں ؛

غیر محدود قانونِ قدرت

کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے ازلی و ابدی قانون کا مکمل احاطہ کر لیا ہے۔ اور قدرت کے جتنے کھیل اسوقت تک دنیا میں دیکھے جا چکے ہیں۔ ان میں کوئی مزید اضافہ ناممکن ہے۔ اس انسان سے زیادہ کوتہ بین اور کون ہو سکتا ہے۔ جو اپنے چند روزہ مشاہدات اور محدود و مشتبہ تجربات کو خدا تعالےٰ کا کامل قانون قدرت یقین کرے۔ اور اس کے خلاف جو کچھ ظہور میں آئے۔ اسے خلاف قانون قدرت قرار دیکر رد کرتا چلا جائے۔ محض اس لئے کہ وہ اس کی معلومات کے مطابق نہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ قدرت کے بعض قوانین ایسے بھی ہوں۔ جو ہزاروں لاکھوں سالوں کے بعد ظہور پذیر ہوتے ہوں۔ پس اپنے غیر مکمل علم کے خلاف جو چیز نظر آئے۔ اسے خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل و دانش قرار دیتے چلے جانا پرلے درجہ کی بے ہودگی ہے۔

انشقاق چاند کا خاصہ ہو سکتا ہے

اگر روز اول سے ہی خدا تعالےٰ نے چاند کے اندر ایسی خاصیت رکھی ہو۔ کہ وہ ایک خاص وقت پر آکر ایک قلیل عرصہ کے لئے دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ تو بتاؤ۔ اس میں کونسی بات خلاف قانون قدرت ہے۔ ایسا ہونا بھی چاند کی خصوصیتوں میں سے ایک خاصہ تھا پھر اس کے ظہور پذیر ہونے سے نظام عالم میں کسی قسم کی تباہی یا تغیر کیونکر ممکن ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے وہ گھڑی نزدیک آگئی۔ اور چاند پھٹ گیا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حکیم مطلق نے روز اول سے ہی چاند میں ایک مخفی خاصہ ودیعت کر رکھا تھا کہ ایک ساعت مقررہ پر آکر اس میں انشقاق واقع ہو گا۔ اس سے اگلی آیت بھی اسی کی تائید میں ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَھْوَآءَھُمْ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ یعنے کفار نے تو اس کی تکذیب کی۔ اور اپنے

سحر پر محمول کیا لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ امر مستقر یعنے ان امور میں سے ہے۔ جو اپنے مقررہ اوقات پر ظہور میں آتے ہیں۔ اور یہ بات موجودہ سائنس سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کہ اجرام فلکی کا تعلق اور ان کے خاصات کا ظہور خاص ساعات اور اوقات مقررہ سے وابستہ ہے ؂

معجزہ شق القمر اور قانون قدرت

پس خدا تعالےٰ کی طرف سے ودیعت کردہ خاصیتوں کا اوقات مقررہ پر ظاہر ہونا تو خلاف عقل ہے۔ اور نہ ہی خلاف قانون قدرت۔ اور جو لوگ ان وجوہات کی بنار پر اس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ یا تو خود فریب خوردہ ہیں۔ یا اپنی علمی بے مائگی کے باوجود ہمچو ما دیگرے نیست کے خیالِ خام میں مبتلا ہو کر حقیقت سے دور جا پڑے ہیں۔ یا پھر وہ خواہ مخواہ اپنی ازلی شقاوت سے مجبور ہو کر اسلام کے خلاف سوء ظنیاں پھیلانے کا ارتکاب کر رہے ہیں

زبردست تاریخی ثبوت

اس کے علاوہ اس معجزہ کا تاریخی لحاظ سے اس قدر زبردست ثبوت موجود ہے۔ کہ کسی بڑے سے بڑے مخالف کو بھی چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ قرآن پاک میں ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور قرآن پاک کوئی ایسی کتاب نہیں جو پوشیدہ رکھی جاتی ہو۔ بلکہ ہمیشہ اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔ اس وجہ سے یہ ماننا پڑے گا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کفار کو اس سے آگاہی ہو چکی تھی۔ کہ قرآن نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہے۔ کہ انہیں اس کا علم تھا۔ وہ اس کے وقوع کا تو انکار نہیں کر سکتے تھے۔ ہاں البتہ اسے سحر پر محمول کر کے ہر قسم کی ذمہ واری سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے ؂

اشد ترین مخالف کیوں چپ رہے

پس اگر جیسا کہ آج کل کے مخالفین خیال کرتے ہیں۔ یہ محض ایک افسانہ ہی ہوتا تو کیا کفار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کے لئے ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ شور وشر سے آسمان نہ سر پر اٹھا لیتے۔ کہ یہ صریح جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ خواہ مخواہ ایک معجزہ اپنی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جو حقیقتاً وقوع پذیر ہی کبھی نہیں ہوا۔ یہ کبھی ممکن نہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواہ مخواہ ایک خلاف واقع معجزہ قرآن شریف میں اپنی طرف منسوب کر لیتے۔ اور پھر دشمنوں کی طرف سے اس کی تردید میں ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا جاتا۔ بلکہ وہ اسے سن کر نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہتے۔

دشمنوں کی خاموشی صداقت پر دال ہے

اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یونہی اس دعوے کا اعلان کر دیتے۔ کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر واقع ہوا ہے اور کفار نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے لیکن اسے جادو سے تعبیر کر کے ٹال دیا ہے۔ تو کیوں وہ دشمن اور مخالفین جو ہمیشہ آپ کی تذلیل اور آپ کو نیچا دکھانے کی فکر میں رہتے تھے۔ اس پر مواخذہ نہ کرتے۔ کہ کب آپ نے چاند کو شق کیا۔ اور کب ہم نے اسے سحر قرار دیا ہو۔ ایسے سخت دشمنوں اور مخالفوں کی طرف سے اس عظیم الشان واقعہ کے خلاف واقعہ ہونے کے متعلق ایک لفظ بھی نہ کہا جانا۔ بلکہ عمر بھر اس کے متعلق کوئی تردیدی کلمہ منہ سے نہ نکالنا ان کی آتش بغض وعناد اور مخالفت وعداوت کے بالکل منافی ہے۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کو تسلیم کر لینا کونسا مشکل ہے۔ کہ واقعی ان کے پیش نظر کوئی ایسی سخت روک تھی۔ جس نے ان کے لبوں پر مہر سکوت لگا رکھی تھی۔ اور نہ صرف تمام عمر ان کے مونہوں پر مہر لگی رہی۔ بلکہ ان کی آئندہ نسلوں نے بھی اسکی تردید نہیں کی جتی کہ عرب کے کفار کے علاوہ ان ہزاروں لاکھوں یہودیوں عیسائیوں اور مجوسیوں وغیرہ نے بھی اس کے وقوع میں آنے کا قطعاً انکار نہیں کیا۔ اور یہ روک سوائے صداقت کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ جو مرجح دلیل ہے اس امر پر کہ وہ لوگ ضرور شق القمر کا مشاہدہ کر چکے تھے۔ اور ان کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہ تھی۔ کہ اس کے وقوع پذیر ہونے سے انکار کر سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں تک پتہ چلتا ہے۔ اس کے وقوع پذیر ہونے کی تردید میں تو ان لوگوں کی طرف سے ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ ہاں البتہ ایسا خارق عادت معجزہ دیکھنے کے بعد اس شخص کا انکار جس کی تائید میں خدا تعالےٰ نے اسے ظاہر کیا ہو۔ چونکہ اشد مشکل ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ عذر تراش لیا۔ کہ یہ سحر ہے ؂

ابتدائی زمانہ کے مسلمان

ایک اور لحاظ سے بھی اس پر غور کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین کا تعلق نہایت ہی نازک تھا۔ یہ واقعہ مکہ کا ہے۔ جب ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے وابستہ کرتا نہایت ہی کڑی آزمائشوں اور شکیب آزما سختیوں کا شکار ہونا پڑتا تھا۔ اور ایسی ایسی تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ کہ ان کے تصور سے آج بھی انسانیت لرزہ براندام ہو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی قسم کی طاقت سیاست۔ یا مالی وسعت وغیرہ ذرائع حاصل نہ تھے۔ کہ خیال کیا جا سکے۔ کہ لوگ کسی طمع نفسانی یا لالچ کے لئے آپ کے متبعین میں داخل ہو جاتے۔ اس وقت مسلمان ہونا صرف صداقت اور حق پرستی کے لئے ہی ہو سکتا تھا۔ وبس۔ وہ لوگ بالکل بے غرض اور حق وصداقت کے فدائی تھے۔ اور اسی کے ساتھ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے اوپر دنیوی عیش وعشرت کو حرام کر لیا تھا۔ اور ہولناک مصائب سے پر زندگی اختیار کر لی تھی ؂

مسلمانوں کی استقامت

پس ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر کسی جھوٹ کو چھپانے یا کسی افترا پر پردہ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ جب مسلمانوں کو قرآن پاک کی یہ آیت سنائی گئی۔ بلکہ وہ اسکی تلاوت کرتے تھے۔ اگر یہ واقعہ درست نہ ہوتا تو کیونکر ممکن تھا۔ کہ وہ لوگ اسے مان سکتے تو اگر یہ واقعہ ظہور میں نہ آیا ہوتا اور محض فسانہ ہی فسانہ ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ وہ نیک نہاد اور پاک طینت لوگ جو محض حق وصداقت کے لئے نہ کسی طمع نفسانی یا لالچ کی وجہ سے داخل اسلام ہوئے تھے۔ فوراً علیحدہ ہو جاتے۔ بلکہ آئندہ کے لئے دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی سعی کرتے۔ لیکن نہ صرف ان کا خود پوری عقیدت اور دلی اخلاص کے ساتھ اسلام پر قائم رہنا۔ بلکہ اس کی اشاعت کے لئے اپنی عزیز جانیں۔ اور مال واموال کو دلی مسرت اور سکون خاطر کے ساتھ خرچ کرنا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ انہیں اس میں کوئی خلاف واقعہ بات نظر نہ آتی تھی ؂

مضحکہ خیز امر

کس قدر مضحکہ خیز امر ہے۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے میری تائید میں شق القمر کا نشان ظاہر کیا ہے تا میرے مخالفوں پر ظاہر ہو جائے۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں آپ کے مخالف اور اشد ترین دشمن اس اعلان کو پوری طرح سنتے ہیں۔ لیکن کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ کہاں یہ نشان ظاہر ہوا۔ پھر وہ لوگ جو محض راستی کو حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگیوں کو مستقل اور خطرناک مصائب میں ڈال چکے ہیں۔ اس دعویٰ کو روز سنتے ہیں۔ بلکہ کئی بار خود اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی نہیں کہتے۔ کہ حق وصداقت کے نام پر کیوں خلاف واقعہ بات پیش کی جاتی ہے بلکہ اس کے ذکر سے اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ لیکن اتنا عرصہ گذر جانے کے بعد ایک طبقہ بزعم غلط لوگوں کا ایسا پیدا ہوتا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ یہ محض فسانہ ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ عقل وفہم سے بعید ہے۔ گویا قانون قدرت ان کی معلومات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور ان کا دماغ عقل وفہم کا بلند ترین معیار ہے۔ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کے دماغوں میں یہ بات نہ آسکی تھی۔ جو آج ان کو سوجھی ہے۔ اور مزید تعجب یہ ہے کہ مسلمان کہلانیوالوں کا ایک طبقہ بھی اپنی ہمہ دانی کا افتخار یہی سمجھتا ہے۔ کہ کفار کی ہاں میں ہاں ملائے۔ اور اس کی روشن دماغی آزاد خیالی اور وسیع النظری کی شان اسی طرح قائم رہ سکتی ہے۔ کہ ان باتوں کو زمانہ جاہلیت کی یادگار کہکر رد کر دے۔ لیکن یہ اس کی جہالت

مذاہب غیر

ہندو دہرم میں انسانی و حیوانی قربانیاں

اسلام کے متعلق ہندوؤں میں جو بے جا تعصب پایا جاتا ہے۔ اس سے مجبور ہو کر ہر اسلامی تعلیم پر اعتراض کرنا ان لوگوں نے اپنا خاصہ بنا رکھا ہے۔ بعض ایسے جانور جن کا گوشت انسان کے لئے مفید اور فائدہ بخش ہو سکتا ہے ان کے ذبح کرنے کی جو اجازت اسلام نے دی ہے۔ اس وقت اس کی حکمتوں پر بحث کرنا ہمارے موضوع میں داخل نہیں۔ ہمیں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے اس اجازت پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہ کیسے بے بنیاد ہیں اور ان سے جو ظالمانہ فعل قرار دیا جاتا ہو۔ انہیں معترض کہاں تک حق بجانب ہیں

ہندوؤں میں ظالمانہ قربانی

اسلام پر اس قسم کے اعتراض کرنے والوں کے اپنے ہاں نہ صرف جانوروں کی بلکہ انسانوں کی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے۔ پھر اسلام نے جس طریق پر کسی جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ان کے ہاں جانور نہایت ظالمانہ طریق پر مارے جاتے ہیں۔ اور انسانی جان لینے کا طریق بھی نہایت ہی وحشیانہ اور خوفناک ہے۔ یہ سب ظلم و ستم دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

"خون ناحق" کی تفصیلات

ایک آریہ سیاح نے اس "خون ناحق" کی تفصیلات اخبار ملاپ ۲۴ جولائی میں درج کی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ باوجودیکہ انگریزی حکومت کی وجہ سے ہندوؤں کے وحشیانہ افعال جو مذہبی رسوم کی ادائیگی کے سلسلہ میں کئے جاتے تھے۔ کے ارتکاب میں بہت حد تک روکاوٹیں پیدا ہو چکی ہیں۔ اور پھر تعلیم کی اشاعت نے بھی انسانی دماغ کو بہت حد تک روشن کر دیا ہے۔ لیکن پہاڑی علاقوں میں اس وقت بھی کبھی کبھی انسانی قربانی کی جاتی ہے۔ مثلاً شملہ۔ منڈی۔ گڑھوال۔ سمر ہری اور سپائل وغیرہ پہاڑی علاقوں میں ہر بیس سال کے بعد لازماً یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ جسے نرمیدھ یگیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

نرمیدھ یگیہ کی کارروائی

جب یہ یگیہ کرنا مطلوب ہو۔ تو چند ماہ قبل ایک آدمی کو قربانی کے لئے مخصوص کر کے اسے خوب کھلایا پلایا جاتا ہے۔ تاکہ موٹا تازہ ہو جائے۔ قربانی کا وقت آنے تک وہ ایک لمبا اور مضبوط سا رسہ بٹتا ہے۔ جو کئی سو گز طویل ہوتا ہے اور جسے کوئی اچھوت کہلانے والا چھو نہیں سکتا۔ جب یگیہ کا وقت قریب آتا ہے۔ تو ہندو اس رسہ کی پوجا شروع کرتے ہیں۔ قربانی کے دن اس رسے کا ایک سرا پہاڑ کی کسی بلند و بالا چوٹی پر کسی درخت کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ اور دوسرا سرا کسی نشیب کوہ میں کسی چیز سے اٹکا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دو بڑی بڑی کھالوں میں اس آدمی کو کر تنگ سی دیا جاتا ہے۔ اور انہیں مٹی سے بھر کر اسے اونچی طرف چڑھا دیا جاتا ہے۔ جہاں سے سرکتا ہوا وہ نیچے کی طرف آتا ہے اور چونکہ ایسی حالت میں توازن قائم رکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے وہ غریب نہایت بری طرح گرتا ہے۔ اور نیچے کسی کھڈ میں گر کر چکنا چور ہو جاتا ہے۔ ہزاروں عقیدتمند ہندو جمع ہو کر اس خونیں منظر کو دیکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس ظالمانہ فعل سے دیوتا خوش ہو جائیں گے۔ اور اپنا عتاب ان پر نازل نہ کریں گے۔ اپنی جان کو اس طرح ہلاکت میں ڈالنے والے کو چونکہ معقول معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے علاقہ کلو کے کئی غریب لوگ جو مفلسی اور تنگدستی سے تنگ آئے ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو اس قربانی کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ تا ان کے اہل و عیال کے لئے سامان معیشت فراہم ہو سکے۔

خون کی ندیاں

یہ تو انسانی قربانی کا حال ہے۔ جو شاذ ہی عمل میں آتی ہے لیکن جانوروں کو بیدردی کے ساتھ قتل کرنیکا رواج نہایت ہی عام ہے۔ مضمون نگار مذکور لکھتا ہے۔

"بعض جگہ توہمات کے سبب یا دہرم کے نام پر جانوروں کا اتنا خون گرایا جاتا ہے۔ کہ اس کے سامنے ایک بھینسے کی ہلاکت کوئی حیثیت نہیں رکھتی (جس کا رواج چمبہ کی ریاست میں ہے) لوگ نہیں جانتے۔ کہ پنجاب کے دریاؤں اور گنگا جمنا کے پانیوں میں کتنا خون ملا ہوا ہے۔ یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ کہ ان "مقدس" دریاؤں کے معاون خون کی ندیاں ہیں یہ سب دریا پہاڑوں سے آتے ہیں۔ اور پہاڑی علاقوں کے لوگ توہمات میں اس قدر پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ ان کا کوئی سنسکار جانوروں کا خون بہائے بغیر سمپورن ہی نہیں ہوتا۔ شادی کی تقریب ہو۔ یا شوک کا مقام۔ کوئی تیوہار آ گئے۔ یا نیا مکان بنوایا جائے۔ پہاڑ کے دیوتا جانوروں کا خون مانگتے ہیں"

پھر لکھا ہے۔

"توہمات میں پھنسے ہوئے لوگ بے گناہوں کے خون کے دریا بہا رہے ہیں۔ مذہب کے نام پر قربانیوں کا یہ سلسلہ نہ صرف غیر مہذب علاقوں میں بلکہ بعض تہذیب یافتہ شہروں میں بھی کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے"

مختلف تقریبات پر قربانیاں

اس علاقہ کے ہندوؤں میں رواج ہے۔ کہ جب کسی مکان کو آگ لگے۔ تو اسے اگنی دیوتا کی ناراضگی پر محمول کیا جاتا ہے۔ اور اسے خوش کرنے کے لئے زندہ بکروں۔ مرغوں اور کتوں وغیرہ بے زبان جانوروں کو نہایت بیدردی کے ساتھ آگ میں جھونک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے ہاں اگر کوئی بیمار ہو۔ تو بجائے اس کے کہ کسی طبیب یا ڈاکٹر سے اس کا علاج کرائیں۔ جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔ نئے مکان کی تعمیر پر بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ پھر مندروں کی "پوترتا" اور تقدس میں اضافہ کے لئے بھی ایسی ہی ظالمانہ رسوم عمل میں لائی جاتی ہیں۔ تیوہاروں خصوصاً دسہرہ کی تقریب پر تو مندروں میں اس قدر جانور مارے جاتے ہیں۔ کہ زمین خون سے لالہ زار بن جاتی ہے۔ مندروں میں جانوروں کی قربانی کی رسم شمالی اضلاع کے پہاڑی علاقوں کے علاوہ ریاست جموں و کشمیر میں بھی پائی جاتی ہے۔ بعض علاقوں میں رواج ہے کہ انسان کی وفات کے بعد اس کا سوگ توڑنے یعنی ماتم ختم کرنیکے لئے جانوروں کو قتل کیا جاتا ہے۔

قتل کرنیکا ظالمانہ طریق

جانوروں کو مارنے کا طریق بھی نہایت ہی ظالمانہ اور شرمناک ہے بعض لوگ اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک ہاتھ میں تلوار لے کر اس کی گردن پر زور سے مارتا ہے۔ اگر گردن کٹ جائے۔ تو خیر ورنہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ صرف گردن زخمی ہو جاتی ہے۔ اور یوں بھی بھینسے وغیرہ طاقتور جانور کی گردن ایک ہی وار میں اڑا دینا آسان نہیں۔ اس لئے یہ زخمی جانور بدحواس ہو کر بھاگتا ہے اور مذہب کے یہ فدائی لاٹھیاں۔ کلہاڑیاں اور تلواریں لے کر اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ اگر وہ قابو آ جائے۔ تو مار مار کر اس کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ جنگل میں چھپ کر جان بچانے میں کامیاب ہو جائے۔ تو نتیجہ ظاہر ہے معلوم نہیں کتنے عرصہ تک اسے تڑپنا پڑتا ہے۔ اور کس طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتا ہے۔ اگر گردن پہلے ہی وار میں کٹ جائے۔ تو اس کا خون ایک برتن میں جمع کیا جاتا ہے۔ اور اسے ایک متبرک چیز خیال کر کے بحفاظت رکھا جاتا ہے۔

ہندو دہرم کی صحیح تصویر

یہ ہے ہندو دہرم کی اصلی تصویر اور جانوروں پر رحم کھانے کے متعلق ان کے دعاوی کی حقیقت۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ جن لوگوں کے ہاں ایسے ایسے وحشیانہ مظالم روا رکھے جاتے ہیں۔ بلکہ مذہب کا ایک حصہ خیال کئے جاتے ہیں۔ اس سے تعلق رکھنے والے اسلام پر زبان طعن دراز کرتے ہیں جس نے بے شمار مصالح اور حکمتوں کے ماتحت حکم دیا ہے کہ بعض جانوروں کو آسان ترین طریق سے ذبح کر کے ان کے گوشت و پوست سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ش

فضیلت اسلام

اسلام دنیا میں کیسے انسان پیدا کرنا چاہتا ہے

ہر ایک انسان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنی پیدائش کی غرض معلوم کرے۔ کیونکہ جب تک اس کو اپنی پیدائش کی غرض وغایت معلوم نہ ہو۔ وہ ہرگز اسے حاصل نہ کر سکے گا۔ اور یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ اس صورت میں اس کا پیدا ہونا بے فائدہ ہے۔ اور اس کا عدم اور وجود برابر۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ذاریات ع ۳) یعنے انسان کو پیدا کرنے سے غرض یہ ہے۔ کہ وہ میرا عبد بن جائے۔ عبد کے معنی غلام اور بندہ کے ہوتے ہیں۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ بندہ کا اپنا کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے وقت مال جسم غرضیکہ ہر ایک شے کا مالک اس کا آقا ہوتا ہے۔ پس الا لیعبدون میں اللہ تعالےٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ میری غرض انسان کو پیدا کرنے سے یہ ہے۔ کہ وہ سارے کا سارا میرا بن جائے۔ اپنی جان۔ مال۔ عزت۔ سامان۔ وقت ہر ایک چیز کو میرے لئے قربان کر دے؂

یہ ہے وہ روح جو خدا تعالےٰ ہر ایک انسان میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے حسب ذیل باتیں ضروری ہیں

تکبر سے پرہیز

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ یعنے اللہ کے بندے وہ ہوتے ہیں۔ جو زمین پر آہستگی اور وقار سے چلتے ہیں۔ اور جب ان کو بے وقوف لوگ بری طرح مخاطب کرتے ہیں۔ تب بھی ان کے مونہہ سے دعا ہی نکلتی ہے زمین پر آہستگی سے چلنے سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان کو تکبر اور غرور سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور دنیا کی جو نعمت حاصل ہو۔ اسے خدا کا فضل سمجھنا چاہیئے۔ نیز اس کا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ انسان کو اپنے سے ادنیٰ اور غریب لوگوں پر دست ستم دراز نہیں کرنا چاہیئے۔ نیز یہ فرمایا۔ کہ مومن کو چاہیئے۔ جب برے لوگ تنگ کریں۔ تو طرح دے کر چل دے۔ کسی کی سخت کلامی کو سن کر خاموش رہنا۔ بلکہ دعائیں دینا ایک ایسی روح ہے۔ جس سے دنیا میں بے نظیر امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح بہت سے فسادات رک سکتے ہیں

راتوں کو عبادت کرنا

دوسری بات یہ بیان فرمائی۔ کہ والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما۔ یعنے خدا تعالےٰ کے کامل بندے وہ ہیں۔ جو رات کے وقت خدا تعالےٰ کی عبادت بجا لاتے۔ اور اس کے آگے اپنا سر جھکاتے۔ اور اس سے دعائیں کرتے ہیں کیونکہ وہ صرف اسی کو اپنا قاضی الحاجات یقین کرتے ہیں۔ لربھم فرما کر یہ بتایا۔ کہ میری ربوبیت کی وجہ سے ان پر لازم ہے کہ میرے سامنے عاجزی و فروتنی کریں جب میں نے ان کو پیدا کیا۔ اور ان کی پرورش کی تو اب کیوں نہ میں ان کی دعائیں سنونگا

عذاب جہنم سے بچنے کی فکر

تیسری بات یہ فرمائی۔ والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جہنم ان عذابھا کان غراما وہ ہر وقت یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ کیونکہ اس کا عذاب بہت تکلیف دہ ہے۔ میرے نزدیک صرف زبان ہی سے عاجزی مراد نہیں۔ بلکہ یہ بھی مراد ہے۔ کہ انسان اپنے اندر ایسے اخلاق اور اعمال پیدا کرے۔ جو زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوں۔ کہ انسان ہر بلا سے محفوظ رہیگا؂

کنجوسی اور فضول خرچی سے پرہیز

چوتھی بات یہ بیان فرمائی۔ کہ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما یعنے خدا کے پاک بندوں کا یہ وتیرہ ہوتا ہے۔ کہ وہ نہ تو فضول خرچ ہوتے ہیں اور نہ ہی کنجوس۔ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔ ضرورت کے وقت دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ اور بے ضرورت اپنے مال کو خرچ کر کے ضایع نہیں کرتے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے۔ جس پر قوم کی زندگی کا دارومدار ہے۔ وجہ یہ کہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ اگر افراد اسراف سے اپنا مال ضایع کر دیں۔ تو قوم خستہ حال اور کنگال ہو جائیگی اور اگر کنجوسی سے کام لے گی۔ تو قومی کام رک جائیں گے۔ اور اس طرح قوم کو شدید ضعف پہنچے گا۔ پس مفید راہ یہی ہے۔ کہ انسان اعتدال سے کام لے؂

شرک سے اجتناب

پھر فرمایا۔ والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر یعنے عبد اللہ وہ ہے۔ جو شرک سے بچے۔ یعنی خدا کے برابر وہ کسی اور کو نہ سمجھے۔ نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ اعمال کے لحاظ سے بھی کوئی فعل اس سے ایسا سرزد نہ ہو جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا اس کا کسی اور پر ذرہ بھر بھی بھروسہ ہے۔

ناحق قتل کی ممانعت

چھٹی بات یہ فرمائی۔ ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق۔ خدا کے بندے کسی نفس کو کسی رنگ میں قتل نہیں کرتے۔ ہاں مجرم کو خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت سزا دی جا سکتی ہے۔

زنا سے بچنا

ساتویں بات یہ بیان فرمائی۔ کہ ولا یزنون یعنی زنا کے مرتکب نہیں ہوتے۔ یہ فعل علاوہ اس کے کہ بدکاری اور بے حیائی کا موجب ہے۔ قتل انسانی کا بھی باعث بنتا ہے۔ اس لئے اسلام نے اس سے سختی کے ساتھ منع کیا۔ ارتکاب کرنے والوں کے لئے عبرتناک سزا رکھی۔ اور خدا کے بندوں کی یہ علامت قرار دی۔ کہ وہ اس فعل کے قریب تک نہیں جاتے۔

لغو باتوں سے پرہیز

آٹھویں بات یہ بیان فرمائی۔ کہ والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما۔ نیک بندے جھوٹ اور بیہودہ باتوں کی مجالس میں نہیں جایا کرتے۔ اور جب وہ کسی فضول کام کو دیکھتے ہیں۔ تو وقار اور سنجیدگی کے ساتھ پاس سے گزر جاتے ہیں۔

آیات اللہ سے سبق

نویں بات یہ فرمائی۔ کہ والذین اذا ذکروا بایات ربھم لم یخروا علیھا صما وعمیانا۔ یعنے وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کے سامنے خدا تعالےٰ کے نشانات بیان کئے جائیں۔ تو وہ ان کو غور و فکر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان سے سبق حاصل کر کے گناہ سے بچ جاتے ہیں۔

نیک اولاد کے لئے دعا

دسویں بات یہ فرمائی۔ کہ والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین۔ یعنے خدا تعالےٰ کے پیارے بندے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ کہ اے خدا ہم کو ایسی اولاد عطا فرما۔ جو ہمارے نام کو روشن کرے۔ گویا وہ خود ہی نیک اور متقی بننے کی پوری پوری کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی نیک اور خدا تعالےٰ کے عبد بنانے کی سعی کرتے ہیں۔

ان امور پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں کیسے انسان پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر ساری کی ساری دنیا نہیں تو اس کا معتدبہ حصہ ہی اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دے جس کی مثال اور کسی مذہب میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ صفات اپنے اندر پیدا کر لے۔ تو یہ فتنہ و فساد۔ بے چینی و بے امنی خون و خرابہ کی دنیا کیسے آرام و آسائش اور کیسی خوشی و مسرت کی جگہ بن سکتی ہے؂

قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان امور پر عمل کرنے والوں کو خدا تعالےٰ اسی دنیا میں بہت بڑی بشارت دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ اولٰئک یجزون الغرفۃ بما صبروا ویلقون فیھا تحیۃ وسلاما یعنے ایسے لوگوں کو بہت بلند درجات دیئے جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے صبر و استقلال سے تمام حالات کا مقابلہ کیا۔ اور زبردست جدوجہد سے نفس امارہ پر قابو حاصل کیا۔ انہیں شب بیداری کی ہے۔ کہ راتوں کو اٹھ کر عبادت کرنے لغو باتوں سے اعراض کرنے تکبر سے بچنے کنجوسی اور اسراف سے محفوظ رہنے۔ زنا نہ کرنے آیات اللہ سے سبق حاصل کرنے اور اولاد کی صحیح تربیت کے لئے عظیم الشان جدوجہد کے سوائے معمولی انسان نہیں ہو سکتے۔ اور اسلام اپنے ہر ایک پیرو سے ایسا ہی بننے کا مطالبہ کرتا ہے (عطاء الرحمٰن [illegible])

مراسلات

مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام

غیر مبایعین کے سابقہ عقائد

(۲)

منافقوں اور مرتدوں کا وجود

کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ غیر مبایعین کے مرکز لوگ حضرت مسیح موعود کے خادمین میں سے تھے۔ پھر کیونکر گمراہ ہو سکتے ہیں۔ میں اس کے متعلق یہ پوچھتا ہوں۔ کہ جب آپ لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری اولاد۔ اور جملہ خاندان۔ اور تمام صحابہ کرام گمراہ ہو سکتے ہیں۔ تو بتاؤ ان چند لاہوریوں کی ہستی ہی کیا ہے۔ کہ یہ گمراہ نہیں ہو سکتے۔ یاد رکھو! کہ انکار نبوت کی وجہ سے یہ لوگ راہ راستی سے ہٹ چکے ہیں۔ اور ان کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے۔ جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ قیامت کے دن میں اپنے اصحاب کو لیکر حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا۔ کہ کچھ فرشتے آئیں گے۔ اور چند صحابہ کو وہاں سے دھکیل کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ تب میں کہوں گا۔ ان کو کہاں لئے جاتے ہو۔ یہ تو میرے صحابی ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے۔ بیشک یہ آپ کے صحابی تھے مگر آپ کی وفات کے بعد یہ مرتد ہو کر صحابہ کی جماعت سے نکل گئے۔ پھر صحابیوں میں سے ہی ایک کاتب وحی بھی تھا۔ جو مرتد ہو گیا تھا۔ مگر ایسے بدقسمت لوگوں کی وجہ سے کسی نبی اور رسول کی قوت قدسیہ پر حرف نہیں آسکتا۔ ہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ نبی کی تیار کردہ جماعت میں خالص ایمانداروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اور منافقوں اور مرتدوں کی کم۔ اگر کوئی شخص اپنی جماعت کے کثیر حصہ کو گمراہ سمجھے۔ اور قلیل کو [illegible]۔ تو یاد رکھو۔ ایسا شخص یا تو دھوکا دیتا ہے۔ [illegible]۔ اور ایسا شخص اپنی حماقت سے اپنی نسبت یہ [illegible] نبی کی جو قوت قدسیہ تھی۔ اس کی اصل [illegible]

[illegible] خدا کے فضل سے یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا۔ کہ [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا شروع سے وہی عقیدہ چلا آرہا ہے۔ جو اجماعیین کے فیصلوں کے مطابق ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی اور رسول ہیں۔ اور لاہوریوں کا یہ کہنا۔ کہ انہوں نے نبوت کی بدعت کو جاری کیا ہے ایک جھوٹا الزام بلکہ سراسر بہتان ہے۔ اگر ایسے موقعہ پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا استعمال کیا جائے۔ تو نہایت موزوں ہے۔ اس صحیح عقیدہ سے اگر انحراف کیا ہے۔ تو آپ کے لاہوری بزرگوں نے ہی کیا ہے۔ لہٰذا تبدیلی عقائد کے مجرم یہی لوگ ہیں۔

غیر مبایعین کا اخلاقی فرض

پھر آپ کے ان بزرگوں کا یہ اخلاقی اور ایمانی فرض تھا۔ کہ قادیان سے قطع تعلق کرنیکے بعد اس بات کا اعلان کر کے جاتے کہ بےشک آج تک تو ہم لوگ حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ مگر چونکہ اب ہم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود غلط ہے۔ لہٰذا اب ہم اس فاسد عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے اعلان کرتے ہیں۔ اب ہمارا نبوت کے متعلق وہی عقیدہ ہے۔ جو غیر احمدی مسلمانوں کا ہے۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ اصلاح شدہ ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تو باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کے پھر بھی حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے آنے کے منتظر ہیں۔ مگر ہم لوگ تو ان کی آمد کے بھی قطعی منکر ہیں۔

یہ اعلان کرنے کے بعد ان کا حق تھا۔ کہ ہم سے کہتے۔ کہ دیکھو ہم اس غلط عقیدہ کو چھوڑ چکے ہیں۔ اب تم بھی چھوڑ دو۔ اگر یہ ایسا کرتے۔ تو اس کا انہیں حق ہوتا۔ مگر انہوں نے تو نہایت چالاکی سے یہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیا۔ کہ ہمارا جو پہلے عقیدہ تھا۔ وہی اب بھی ہے۔ البتہ میاں صاحب نے اپنے سابقہ عقیدہ میں تبدیلی کر کے جماعت کو گمراہی کے گڑھے میں ڈال دیا ہے۔ اس لئے ہم لوگ قادیان سے قطع تعلق کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

چونکہ ان کا یہ بیان بالکل جھوٹ ہے۔ اور اسی پر انہوں نے اپنے موجودہ سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ لوگوں کی اکثر باتوں میں سچائی کا نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے تھا۔

خشت اول چوں نہد معمار کج ؛ تا ثریا مے رود دیوار کج

ٹھنڈے دل سے غور کیجئے

سید صاحب میری اس صاف گوئی پر ٹھنڈے دل سے غور کیجئے انشاء اللہ میرے دعوےٰ کا ثبوت آپ کو برابر ملتا چلا جائیگا۔ اور چونکہ آپ لوگ نتیجوں کے نکالنے میں بے مثل مہارت رکھتے ہیں لہٰذا امید ہے۔ کہ کسی نہ کسی موقعہ پر آپ کا ضمیر شہادت دیئے بغیر نہ رہیگا۔ کہ اگر ایسے لوگوں کو جن کو جھوٹ سے محبت اور سچ سے نفرت ہو۔ کسی مرد خدا نے میلے کا ڈھیر شلغم اور گوبھی کے سڑے ہوئے ٹکڑے اور دوزخ کی چلتی پھرتی تصویریں کہدیا ہے۔ تو بالکل درست اور بجا فرمایا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (سید عبد المجید احمدی سیکھوی)

آنریری انسپکٹران بیت المال کی رپورٹیں

خلاصہ رپورٹ مرزا غلام حیدر صاحب

مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نے جماعت احمدیہ مردان کے حسابات کا معائنہ کیا۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) جماعت مردان کے کاغذات اسناد جات و رجسٹروں کے ملاحظہ سے معلوم ہوا۔ کہ اس انجمن میں ہر لحاظ سے ضبط اور باقاعدگی کی سخت ضرورت ہے۔ اور اس بارہ میں میں نے مفصل ہدایات لکھ کر سیکرٹری صاحب مال کو بھیج دی ہیں۔

(۲) اس سہ ماہی کے کھاتہ جات نامکمل تھے۔ ان کے پر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ سیکرٹری صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مکمل کرینگے

(۳) ترسیل چندہ مرکزی کیلئے محصول ڈاک چندہ مرکزی سے ہی وضع کیا گیا ہے جو خلاف قاعدہ ہے۔ یہ محصول لوکل فنڈ سے ادا ہونا چاہیئے

(۴) وصولی چندہ کے لئے محصل یا سیکرٹری مال کو چندہ دہندگان کے گھر پر جانا چاہیئے۔ اور مطالبہ مسلسل ہونا چاہیئے۔

(۵) بقایا جات کی وصولی کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے معزز احباب کا ایک وفد مقرر کیا جائے جو بقائے وصول کرنے کے لئے پوری پوری جد و جہد کرے۔ ایسے طریقوں سے کام لے۔ جن کے ذریعہ بقایا وصول کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

(۶) تشخیص فارم کے مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ اکثر احباب نے شرح چندہ کم درج کرائی ہے۔ حالانکہ اس کمی کے لئے ان کے پاس مرکز کی طرف سے کوئی اجازت نہیں۔ ۳۵ احباب میں سے ۱۸ بشرح پانچ احباب ۲ پیسے فی روپیہ کے حساب پانچ دو پیسے کے حساب۔ ایک دوست بحساب ایک پیسہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ اور ۶ بالکل کوئی وعدہ نہیں کرتے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت کے بغیر کسی دوست کو اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خود شرح مقرر کرلیں۔ اور مقررکردہ شرح کے خلاف کریں

(۷) چندہ کشمیر اکثر احباب باقاعدہ ادا کر رہے ہیں۔ مگر غیر احمدیوں سے وصولی کا کوئی انتظام نہیں ہے

خلاصہ رپورٹ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نے جماعت احمدیہ لائلپور کا معائنہ کیا۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے (۱) چودہری عطاء محمد صاحب مولوی احمد یار صاحب شیخ محمد محسن صاحب اور خان صاحب عبد الواحد خان صاحب کو ہمراہ لے کر بقایا داروں کے مکان پر گیا۔ ہر ایک دوست کو وقت پر چندہ ادا کرنے کی تاکید کی اور سابقہ بقایا طلب کیا۔ مگر ہر ایک بقایا دار نے خاص مجبوریاں بیان کر کے ماہ ستمبر کی تنخواہ ملنے پر بقایا ادا کرنیکا وعدہ کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو توفیق دے ؛ (۲) چندہ وصول کرنیکے لئے یہ تجویز کی گئی کہ محصلین ہر ایک آدمی سے دریافت کر کے اپنے پاس نوٹ کر لیں۔ کہ کس کس تاریخ ان کو تنخواہ ملے گی۔ جس دن تنخواہ ملے اسی روز محصل ان کے پاس پہنچ جائیں۔ (۳) اگر سیکرٹری مال چندہ وصول نہ کرسکیں۔ تو پریذیڈنٹ یا امیر جماعت خود فوراً ان لوگوں کے پاس پہنچیں اعلان سے چندہ وصول کریں۔ ورنہ وفد کا انتظام کریں (۴) کشمیر فنڈ کا چندہ غیر احمدیوں سے وصول کرنیکے لئے ایک وفد تیار کیا گیا ہے۔ جو روزانہ کچھ نہ کچھ وصول کر کے روپیہ لے آتا ہے ؛

مراسلات

ڈیرہ بابا نانک میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

فتنہ پردازوں کی ننگ اسلام حرکتیں

دلائل کا جواب پتھروں سے

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ڈیرہ بابا نانک کے جلسہ کے متعلق مختصر خبر دی جا چکی ہے۔ اب میں کسی قدر تفصیل سے اصل حالات پیش کرتا ہوں۔ ڈیرہ بابا نانک کی مقامی جماعت نے پچھلے دنوں اپنے تبلیغی جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا اور ۲۳-۲۴-۲۵ اگست کی تاریخیں مقرر کیں۔ بعض غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیہ جلسہ کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اسی غرض سے ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کیلئے چیلنج بھی دے دیا۔ جو منظور کر لیا گیا اور باہم فریقین میں شرائط مناظرہ طے ہو گئیں۔ مقررہ تاریخوں پر جماعت احمدیہ کے مبلغین مولانا غلام رسول صاحب راجیکی میر قاسم علی صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی علی محمد صاحب اور خاکسار پہنچ گئے۔ ۲۳ اگست کو شرائط کی رو سے دس بجے دن کے مناظرہ شروع ہونا تھا۔ وقت مقررہ سے پندرہ منٹ پیشتر جماعت احمدیہ میدان مناظرہ میں پہنچ گئی۔ اور جب ½ ۱۱ بجے تک فریق مقابل نہ آیا۔ تو آدمی بھیج کر بلانے کے لئے کہا گیا۔ آخر بارہ بجے کے قریب وہ لوگ پہنچے۔ اور بمشکل ½ ۱۲ بجے غیر احمدی مناظر نے اپنی تقریر حیات مسیح پر شروع کی۔ اس تقریر سے قبل ہی ایک شخص سائیں لال حسین نے اشتعال انگیز حرکات شروع کر رکھی تھیں۔ اور درمیان تقریر میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی کرنے لگ جاتا جس کی غرض محض جلسہ کو درہم برہم کرنا تھی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ جماعت احمدیہ نے ہر ممکن طریق سے کوشش کی کہ جلسہ منتشر نہ ہو۔ اور بخیر و خوبی مناظرہ اختتام کو پہنچ جائے۔ آخر جب احمدی مناظر نے جوابی تقریر شروع کی اور سنّی مناظر کے غلط معانی اور بیہودہ استدلالات کا قلع قمع کر کے رکھ دیا۔ تو سائیں لال حسین نے احمدی مناظر کی تقریر کے دوران میں رکاوٹ ڈالنی شروع کر دی۔ اور احمدی مناظر کے تفسیر ثنائی پیش کرنے پر کہنے لگا کہ ایسے خبیث کی تفسیر ہمارے لئے قابل حجت نہیں۔ اس گفتگو میں احمدی مناظر کا جو وقت ضائع کیا گیا تھا۔ وہ شرائط کے رو سے اسے ملنا چاہیئے تھا۔ جو دس منٹ تھا احمدی پریزیڈنٹ نے جب اس وقت میں احمدی مناظر کی تقریر کا اعلان کیا تو سائیں لال حسین نے چھٹتے ہی احمدی پریزیڈنٹ سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تمہارا مرزا بھی جھوٹ بولتا تھا وغیرہ ذالک۔ اس پر جماعت احمدیہ کے پریزیڈنٹ نے سائیں لال حسین اور پبلک کو توجہ دلائی کہ کسی کے بزرگوں کو برا بھلا کہنا شرافت نہیں۔ لیکن سائیں صاحب بکواس اور گالیوں میں بڑھتے ہی گئے۔ اور اپنے ہمراہیوں کو احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک شخص نے جو میاں دی گاؤں کا رہنے والا تھا۔ ایک احمدی کے سر پر لاٹھی دے ماری جس سے احمدی بری طرح مجروح ہوا۔ اس پر احمدی لوگ بھی اپنی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کا اٹھنا تھا کہ فتنہ پرداز سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گئے۔ اور پنڈال کی سامنے کی سڑک پر کھڑے ہو کر جہاں روڑوں کے ڈھیر لگے پڑے تھے۔ احمدیوں پر روڑے برسانے لگے۔ احمدی ایک احاطہ میں گھرے ہوئے تھے سامنے سے ان پر اینٹیں برسائی جا رہی تھیں۔ پولیس کے آدمی جو موجود تھے وہ اس سنگ باری کو نہ روک سکے۔ آخر مقامی سب انسپکٹر نے اگر بڑی کوشش سے اس سنگ باری کو روکا۔ فتنہ پردازوں کی اس بہیمیت سے ۵-۳ احمدی زخمی ہوئے اس کے بالمقابل مفسدوں کی طرف سے ایک شخص بھی زخمی نہ ہوا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے لوگ نہایت امن و سکون کے ساتھ اپنے امیر کے حکم کی اطاعت میں کھڑے رہے۔ احمدیوں کی امن پسندی اور شرافت کے اس مظاہرہ کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اسی وقت ایک شخص نے جلسہ میں آ کر اعلان کیا کہ میں نے اصل حقیقت معلوم کر لی ہے میں آج سے احمدیہ جماعت میں داخل ہوتا ہوں۔ مزید برآں ڈیرہ کے شریف ہندوؤں اور سکھوں نے احمدیہ جماعت کی امن پسندی اور صبر و سکون کی تعریف کی اور کوئی شریف انسان ایسا نہ تھا جو فسادیوں کو ان کی اس حرکت پر لعن طعن نہ کرتا ہو۔ ڈیرہ کی کمیٹی کے وائس پریزیڈنٹ اور بعض دوسرے اصحاب نے تھانہ میں آ کر سب انسپکٹر کے روبرو احمدیوں سے فتنہ پردازوں کی حرکات کے متعلق معافی طلب کی۔ اور سائیں لال حسین نے اپنی روش کو بدلنے کا وعدہ کیا۔ جسے سب انسپکٹر صاحب کے علاوہ بعض دوسرے شریف آدمیوں نے بھی ڈانٹ ڈپٹ کی اور آئندہ اس قسم کی حرکات سے باز رہنے کے لئے سختی سے کہا۔

افسوس ہے کہ بعض اخباروں نے اس واقعہ کے متعلق حد سے زیادہ مبالغہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ سرتا پا جھوٹ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ زمیندار ۲۶ اگست نے لکھا ہے۔

"۲۳ اگست کو ڈیرہ بابا نانک میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں قادیانیوں کو منہ کی کھانی پڑی اس پر بو کھلا اٹھے اور اپنی شکست کا غصہ اس طرح نکالا کہ مولانا لال حسین اختر اور دوسرے مسلمانوں پر لاٹھیوں۔ چھویوں اور گنڈاسوں سے حملہ کر دیا جس سے بہت سے مسلمان بری طرح مجروح ہوئے۔ قادیانی پہلے سے ہی اس وحشیانہ حرکت کے لئے مسلح ہو کر مناظرہ میں آئے تھے۔" پھر ۲۸ اگست کے پرچہ میں لکھا ہے۔

"ہر قادیانی ایک موٹے سے لٹھ اور ایک تیز چھوی سے مسلح تھا۔ غریب مسلمانوں کو کیا خبر تھی کہ قادیانی اس قسم کی جہادی دلیلوں سے بھی اپنے حریفوں کی دندان شکن منطق کا مقابلہ کرنے کی توفیق پا گئے ہیں۔ بے خبری کے عالم میں جب دفعتہً و بغتتہً ان کے سینہ و سر کی تواضع ان خون آشام آلات جارحہ سے ہونے لگی تو نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ مولانا لال حسین اختر لہولہان ہو گئے۔ اور متعدد مسلمانوں کے شدید زخم آئے اور وہ چارپائیوں پر پڑے ہوئے بروں کی جان کو رو رہے ہیں۔"

میں زمیندار کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ بیان کردہ ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی صحیح ثابت کر دے۔ سائیں لال حسین کو محض احمدیوں کی امن پسندی کی وجہ سے کوئی معمولی خراش بھی نہیں آئی۔ وہ صحیح و سلامت اپنے کام یعنی گھی بیچنے میں معروف ہے اور بھی کوئی ایک شخص ایسا نہیں بتایا جا سکتا۔ جسے چوٹ آئی ہو۔ احمدیوں سے معافی طلب کرنا ہی بتاتا ہے۔ کہ زیادتی احمدیوں پر کی گئی۔

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک نے باوجود نہایت قلیل التعداد ہونے کے تن دہی سے مہمانوں کے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کیا۔ یہاں کے غیر مسلم اصحاب بھی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے احمدی مہمانوں کو رہنے اور ٹھیرنے کے لئے جگہ دی۔ اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ مقامی سب انسپکٹر صاحب بھی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے امن کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

خاکسار

شیخ مبارک احمد مولوی فاضل

آسمانِ طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نو پاپیل

مخزنِ حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم

طبع ہفتم مصنفہ جناب شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب - علامات - ماہیت - اقسام تشخیص - و انجام مرض وغیرہ لکھنے کے بعد علاج شافی یونانی و ڈاکٹری اور یورپ و امریکہ کی بہترین پیٹنٹ (Patent) ادویات میں تحریر کیا ہے - حجم ہر دو حصہ ۲۳۰۰ صفحات قیمت بلا جلد ہر دو حصص دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ آٹھ آنے (رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپیہ) علاوہ محصولڈاک

میٹریا میڈیکا معہ مجربات ڈاکٹری

طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے نیز یورپ امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں قیمت جلد اول بلا جلد پانچ روپیہ چار آنے مجلد چھ روپے جلد دوم بلا جلد ہے مجلد ہے

مخزن مرکبات و علم معالجہ دواسازی

اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب و مستند نسخہ جات بمعہ ترکیب درج کئے گئے ہیں اور نیز ان کے فوائد و خواص و مقدار خوراک اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے ضخامت ۴۸۰ صفحات قیمت بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ مجلد تین روپے

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات

اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی فارسی کی قدیم و جدید طبی اصطلاحات درج ہیں علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی - ڈاکٹری اصطلاحات ہیں - حجم ۱۱۰۰ صفحات قیمت بلا جلد پانچ روپے بارہ آنے مجلد چھ روپے آٹھ آنے (رعایتی قیمت مجلد ۶ روپے)

ہیومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء

طبع سوم اس کتاب میں تشریح کے علاوہ اطباء یونانی و ڈاکٹری کے اکثر اختلافی مسائل پر بحث کی گئی ہے - حجم ۳۲۴ صفحات قیمت بلا جلد ۲ مجلد ۳

تاریخ الاطباء

اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین متاخرین مشاہیر الاطباء یعنی ڈاکٹروں حکیموں ویدوں کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و مجربات درج ہیں - حجم ۹۰۰ صفحات قیمت بلا جلد للعہ مجلد للعہ (رعایتی قیمت مجلد للعہ)

مخزن العلاج یا طب جیلانی

عنقریب دوبارہ شائع ہونے والی ہے - اس میں ہر مرض کی مکمل تشخیص علامات و اسباب بمع علاج المفردات و مرکبات و مجربات اور آخر میں اقوال الحذاق درج ہیں - قیمت جلد اول بلا جلد ہے مجلد للعہ

ملنے کا پتہ :- **طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور**

نوٹ :- کتب خانہ کی طرف سے ایک طبی ڈاکٹری ہومیوپیتھک ویدک رسالہ کا بہت جلد اجرا ہونے والا ہے جس کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہوگا - جو اصحاب پہلے اپنے نام درج رجسٹر کرالیں گے ان سے صرف بارہ آنے لئے جاوینگے - نیز جو اصحاب اجرا رسالہ سے پہلے مخزن حکمت مکمل یا میٹریا میڈیکا مکمل خریدینگے ان کے نام ایک سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا - جو اصحاب ڈیڑھ صد اعلیٰ درجہ کے حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کے پتے بھجوائیں گے - ان کے نام بھی ایک سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا - (منیجر)

۱۸۰

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچادیگی

گرمیوں کا موسم ہے!

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں پیاس بہت لگتی ہے - پانی بہت پیا جاتا ہے - پیٹ پھول جاتا ہے - دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے اسواسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائینگے - یہ وقت بیوقت کی تکلیف گھبراہٹ و فکر سے بچاتی ہے جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے

چاہے کوئی بیماری ہو استعمال کریں - ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے - ہزارہا استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار سے زاید کی رائے ہے

کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہئے - نہ جانے کسی نہ کسی وقت ضرورت پڑ جائے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے - نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے - ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خط میں لکھدیں - مفت کیواسطے رسالہ امرت منگوائیں کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست - ریلوے ٹائم ٹیبل - مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی جس کو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھاد یگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو -

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- **امرت دھارا ۹۳ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنگال گورنمنٹ کا ایک، کمیونک مظہر ہے کہ کفایت شعاری کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا گیا ہے کہ بنگال کی سول۔ پولیس ایکسائز جونیئر سول اور جونیئر ایکسائز سروس کے لئے براہ راست کوئی بھرتی نہ کی جائے۔ اندریں حالات ماہ فروری میں جو سالانہ مقابلہ کا امتحان ہوا کرتا تھا۔ وہ ۱۹۳۳ء میں منعقد نہیں ہوگا

شملہ سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایسا مسودۂ قانون پاس کرائے جس کے رو سے پولٹیکل ملزم جو شرارت سے اپنے مقدمات ایک عدالت سے دوسری عدالت میں منتقل کرانے کے لئے التوا حاصل کر لیتے ہیں۔ آئندہ ایسا نہ کر سکیں۔ گورنمنٹ مسودہ مرتب کر رہی ہے اور ایسی مثالیں بھی جمع کر رہی ہے جن میں ملزموں نے بلا وجہ مقدمے منتقل کرائے۔

بورسٹل جیل لاہور میں ۴ ستمبر کو معمولی سے جھگڑے پر ایک قیدی نے دوسرے اخلاقی قیدی پر جلانے والی لکڑی سے حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا۔

انقلابی سرگرمیوں کے سلسلہ میں ۴ ستمبر کو پولیس نے رات کے وقت دہلی شہر کے مختلف مقامات کی تلاشی لی اور ۸ بنگالی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔

مسٹر ہنس راج عرف وائرلیس نے جب سشن جج حیدرآباد (سندھ) نے ایکٹ اسلحہ اور جعلی سکے بنانے کا سامان رکھنے کے جرم میں دس سال قید بامشقت کی سزا دی تھی جوڈیشل کمشنر سندھ کی ہائی کورٹ کے بنچ کے روبرو اپیل دائر کر دی ہے۔

ہندوستانی والیان ریاست کے نادرات کی نمائش کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہ جنوری ۱۹۳۵ء میں لنڈن میں ہوگی۔ ڈیلی میل کا بیان ہے کہ رائل اکاڈمی ان نادر اشیاء کی نمائش کے انتظامات سرانجام دے رہی ہے۔ ان اشیاء کے علاوہ قدیم یادگاریں برتن دھات کی گاڑیاں مغل زمانہ کی مصوری اور قدیم سنسکرت کے نمونے بھی دکھائے جائینگے۔

میڈرڈ کی اطلاع مظہر ہے کہ گورنمنٹ ہسپانیہ کے خلاف ایک اور سازش کا انکشاف ہوا ہے جس کے رو سے فیصلہ کیا گیا تھا کہ وزراء کو قتل کیا جائے۔ گرجوں اور پبلک عمارات کو تباہ کیا جائے اور انقلابی ہڑتال کی جائے۔ اب ہسپانوی پولیس اسلحہ جات اور آتش گیر مادہ کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کے جرم میں موضع پرتاپ گڑھ اور کنتی (الہ آباد) کے دو ہندو رئیسوں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲ ستمبر کو ایک ہزار اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

سٹار آف انڈیا اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ کلکتہ میں ایک مسلم ایوان تجارت کھولنے کے متعلق انتظامات مکمل ہو رہے ہیں۔ بعض مشہور مقامی تاجر اس میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لنڈن کو معلوم ہوا ہے کہ برٹش آرمی کے دو دیرینہ سال افسروں الیگزنڈر گاڈلے اور سر فلپ چیٹوڈ کمانڈر انچیف انڈیا کو فیلڈ مارشل بنایا جائیگا۔

ضلع ہزارہ میں آجکل ہیضہ اور چیچک کی وبا شروع ہے جس سے متعدد موتیں ہو چکی ہیں۔

کوہ ہمالیہ کو اس دفعہ پھر انسانی کوششوں اور جدوجہد پر فتح حاصل ہوئی ہے۔ جرمنی سے ماہ اپریل میں ایک مہم روانہ کی گئی تھی۔ جس کا ارادہ تھا کہ ۲۷ ہزار فٹ بلند چوٹی ننگا پربت کو سر کرے۔ لیکن اسے اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ وجہ یہ ہوئی کہ پارٹی کے ارکان میں سے اکثر سخت بیمار ہو گئے۔ اب یہ مہم واپس آ رہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ قریباً ۲۳ ہزار فٹ کی بلندی پر یہ لوگ پہنچ گئے تھے۔

نازی جماعت کے وہ پانچ اشخاص جنہیں جرمنی میں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ اب ان کی سزائے موت کو عمر قید کی سزا میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۵ ستمبر میں وائسرائے نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اسمبلی کے آنریبل ممبروں کو مطلع کرنے کا مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ ہزمیجسٹی کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ مزید تبادلۂ خیالات کے لئے یہ ضروری ہے کہ لنڈن میں تیسری گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔ یہ کانفرنس چھوٹی سی ہوگی۔ اور ہندوستانی نمائندوں کو نومبر کے وسط میں لنڈن بلایا جائیگا۔

روسی گورنمنٹ نے ایک قانون جاری کیا ہے جس کے رو سے چوری کی سزا موت قرار دی گئی ہے۔ جب سے یہ قانون بنا ہے۔ پچاس آدمیوں کو چوری کے جرم میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔

سکھ جنگی کونسل کے صدر سردار امر سنگھ نے ۴ ستمبر کو لاہور میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے بعض سکھ کونسلروں نے جنگی کونسل کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ سکھ ان کے گناہ کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ان کو "سکھی" سے خارج کرنے میں بھی تامل نہیں کرینگے۔

سکندر آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گداگری کے انسداد کے لئے ریاست حیدرآباد دکن میں ایک مسودۂ قانون مرتب کیا گیا ہے جس کا مدعا نہ صرف اس خرابی کو دور کرنا ہے بلکہ گداگروں کے لئے روزی کمانے کا وسیلہ مہیا کرنا بھی ہے اس کے رو سے دارالغرباء میں گداگروں کو دستکاری سکھائی جائیگی۔ نیز انہیں ابتدائی تعلیم دی جائیگی۔

پشاور سے ۵ ستمبر کی اطلاع ہے کہ عطا محمد خاں اسسٹنٹ سب انسپکٹر تھانہ ملازئی تحصیل ٹانک کو موضع تجوری میں جہاں وہ ٹھیرے ہوئے تھے کسی نامعلوم شخص نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے لیکن اس وقت تک قاتل گرفتار نہیں ہو سکا۔

ایس ایس وکٹوریا جہاز سے ۵ ستمبر کو ساحل بمبئی پر نواب صاحب بہاولپور۔ مہارانی ٹراونکور۔ لارڈ سنہا۔ ڈاکٹر مونجے اور سر شادی لال چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ اترے نواب صاحب موصوف کا شاندار استقبال کیا گیا۔

بنگال کونسل میں دہشت انگیزی کے واقعات کی روک تھام کے لئے ۵ ستمبر کو ایک بل پیش ہوا۔ جس میں مقامی گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جس زمین یا عمارت پر چاہے قبضہ کر کے وہاں افسران کی رہائش کی جگہ بنالے یا فوج یا پولیس کا کیمپ لگا دے۔ ہوم ممبر نے بیان کیا کہ گورنمنٹ اشد ضرورت کی حالت میں اس اختیار کو عمل میں لائیگی

بہار پراونشل کانفرنس کے اٹھارویں اجلاس کو روکنے کے لئے پولیس نے گیا شہر کے تقریباً ۵۰ کانگرسی اشخاص کو حراست میں لے لیا ہے۔ جن میں استقبالیہ کمیٹی کے ممبران۔ چیدہ چیدہ کانگرسی کارکن اور پانچ عورتیں بھی شامل ہیں نیز دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

لاہور کے گذشتہ ہندو مسلم فساد کے دوران میں ۲۶ دسمبر کو انارکلی بازار میں ایک مسلمان نور محمد کو قتل کرنے کے الزام میں چند ہندوؤں کے خلاف مقدمہ دائر تھا۔ ۵ ستمبر کو سٹریٹیپ سشن جج نے جملہ ملزمان کو بری کر دیا۔

قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت ہنس راج عرف وائرلیس کے خلاف لوکل پولیس حیدرآباد سندھ نے ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

... احمد قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی